از الفضل بيدٍ يؤتيه من يشآء ان عسى ان يبعثك ربك مقاماً محمودا

روزنامہ

خطبہ نمبر ۱۲

ٹیلیفون نمبر ۳۲

الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

The ALFAZL QADIAN

جلد ۳۴	۱۶ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ھ	۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۵ ھ	۱۶ اپریل ۱۹۴۶ء	نمبر ۹۰

خطبہ جمعہ

تعلیم الاسلام کالج کے لئے دو لاکھ پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت

اسلام روپیہ کمانے سے منع نہیں کرتا مگر مالدار بننے سے منع کرتا ہے

حریص بنکر کمایا ہوا روپیہ جو دین کے کام نہیں آتا امراء کی جیبوں سے نکالکر دریا میں پھینک دو تا وہ بے ایمان ہو کر نہ مریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ اپریل ۱۹۴۶ء

مرتبہ: قریشی عبد الکریم صاحب

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے گزشتہ ایام میں

تعلیم الاسلام کالج

کے متعلق جماعت سے چندہ کی اپیل کی تھی۔ تعلیم الاسلام کالج کی ایف۔ اے کلاسز کو کھلے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ اور اس سال جو لڑکے ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کے امتحانات دینگے۔ اس کے بعد ان میں سے جو کامیاب ہونگے ان کو بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی پاس کرنی ہوگی۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کی تعلیم مکمل نہیں سمجھی جاسکتی۔ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کی کلاسز کے متعلق ایک عرصہ تک میرے اور بعض کارکنان کے درمیان اختلاف رہا۔ وہ بی۔ ایس۔ سی کی جماعتیں کھولنے کے مخالف تھے۔ اس لئے کہ وہ کہتے تھے اس وقت نہ تو عملہ دستیاب ہوسکتا ہے اور نہ ہی سامان۔ لیکن مجھے اصرار تھا کہ اگر ہم نے ان جماعتوں کو نہ کھولا۔ تو ہمارے ایف۔ ایس۔ سی کے پاس شدہ طالب علم یا تعلیم چھوڑنے پر مجبور ہو جائینگے۔ اور یا پھر قادیان چھوڑ کر ان کو باہر جانا پڑیگا جہاں غالباً بہت سے لڑکے کالج میں داخل نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ بی۔ ایس سی جماعتوں میں کم گنجائش ہوتی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج پونے دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت میں ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً بہت بہتر ہے۔ تاہم کسی قدر عوارض ابھی باقی ہیں۔ مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں

خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب کی علالت روز بروز تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ احباب اپنے مخلص بھائی کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں:

محترمہ کرم بی بی صاحبہ والدہ میاں عزیز دین صاحب ننگلی بعمر ۹۵ سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ کل گیارہ بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی جائے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب

۔۔ بعد ریگ کالج کے طلباء کو دوسرے کالج والے داخل نہیں کرتے اس طرح ان کو راستہ میں ہی چھوڑ دیں گے اور یہ مناسب نہیں جب تک تو میں یہ اصرار کرتا رہا کہ اس کلاس کو جاری کرنا چاہئیے اس وقت تک

کالج کمیٹی کے ممبر

اس بات پر مصر رہے کہ یہ نہیں ہو سکتا میں نے دیکھا ہے جب کسی کی بات مان لی جائے تو پھر اس کے دل میں الٹ احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ شاید یوں ہونا چاہئیے چنانچہ لمبے عرصہ کے اختلاف کے بعد جب میں نے یہ کہا کہ اس سال بی۔ ایس۔ سی کی کلاسز جاری نہ کی جائیں تو تیسرے دن ہی ممبروں کی چٹھیاں آنی شروع ہو گئیں کہ اسے ضرور جاری کرنا چاہئیے اس طریق کار کی وجہ سے ہمارا کام کئی مہینے پیچھے جا پڑا لیکن بہرحال جب وہ سب بھی اسی رائے کے ہو گئے تو میں نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا کیونکہ میں خود اس بات پر مصر تھا کہ یہ جماعتیں کھولی جائیں اس کے لئے اخراجات کا جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ

دو لاکھ پانچ ہزار روپے

کا ہے میں نے فی الحال دو لاکھ روپے کی اپیل جماعت کے سامنے کی ہے فی الحال اس لئے کہا ہے کہ ہمارا مقصد یہ نہیں کہ بی۔ اے اور بی ایس سی کلاسز پر اپنا کام ختم کر دیں ابھی ہم نے

دو کام اور

کرنے ہیں ایک ایم اے اور ایم۔ ایس سی کلاسز جاری کرنی ہیں اور دوسرے ڈاکٹری کی الیف۔ ایس۔ سی کی کلاسز جاری کرنی ہیں۔ ان تینوں کلاسز کو کھولنے کے لئے غالباً

۳-۴ لاکھ روپے کی اور ضرورت ہوگی اور پانچ سات لاکھ روپے کی ریزرو فنڈ کے طور پر ضرورت ہوگی تا عام اخراجات اس کی آمد سے چل سکیں پس میں نے جو فی الحال کہا ہے اس سے کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا نہ ہو کہ اس دو لاکھ کی رقم سے تمام کام ہو جائے گا۔ یہ دو لاکھ اس سال کے لئے چاہئیے

اگلے سال یا دو سال بعد ایک یا دو قسطوں میں ہی مزید روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ درحقیقت ایک اچھے کالج کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کی ضرورت ہوتی ہے ہم ڈیڑھ لاکھ روپیہ پہلے چندہ سے لے چکے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور بھی اس پر خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور دو لاکھ کی اب ضرورت ہے یہ پانچ لاکھ ہو گیا تین لاکھ کی پھر ضرورت ہوگی تو یہ آٹھ لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہمیں پندرہ سولہ لاکھ روپے کے ریزرو فنڈ کی ضرورت ہوگی جس سے لاکھ سوا لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی رہے اور کالج مضبوطی کے ساتھ قائم رہ سکے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمارے لئے

ہائی کلاسز کو جاری کرنا بھی مشکل تھا یہاں

آریوں کا مڈل سکول

ہوا کرتا تھا شروع شروع میں اس میں ہمارے لڑکے جانے شروع ہوئے تو آریہ ماسٹروں نے ان کے سامنے لیکچر دینے شروع کئے کہ تم کو گوشت نہیں کھانا چاہئیے گوشت کھانا ظلم ہے۔ وہ اس قسم کے اعتراضات کرتے جو کہ

اسلام پر حملہ

تھے لڑکے سکول سے آتے اور یہ اعتراضات بتلاتے یہاں ایک پرائمری سکول تھا اس میں بھی اکثر آریہ مدرس آیا کرتے اور یہی باتیں سکھلایا کرتے تھے۔ پہلے دن جب میں اس سرکاری

پرائمری سکول میں پڑھنے گیا اور دوپہر کو میرا کھانا آیا تو میں سکول سے باہر نکل کر ایک درخت کے نیچے جو پاس ہی تھا۔ کھانا کھانے کے لئے جا بیٹھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ اس روز کلیجی پکی تھی اور وہی میرے کھانے میں بھجوائی گئی۔ اسوقت میاں عمر الدین صاحب مرحوم جو میاں عبد اللہ صاحب حجام کے والد تھے وہ بھی اسی سکول میں پڑھا کرتے تھے لیکن وہ بڑی جماعت میں تھے اور میں پہلی جماعت میں تھا میں کھانا کھانے بیٹھا تو وہ بھی آ پہنچے اور دیکھ کر کہنے لگے۔

"ہیں ماس کھاندے او ماس"

حالانکہ وہ مسلمان تھے اس کی یہی وجہ تھی کہ آریہ ماسٹر سکھلاتے تھے کہ گوشت خوری ظلم ہے اور بہت بُری چیز ہے ماس کا لفظ میں نے پہلی دفعہ ان سے سنا تھا اس لئے میں سمجھ نہ سکا کہ ماس سے مراد گوشت ہے چنانچہ میں نے کہا یہ ماس تو نہیں کلیجی ہے انہوں نے بتایا کہ ماس گوشت کو ہی کہتے ہیں۔ پس میں نے

ماس کا لفظ

پہلی دفعہ ان کی زبان سے سنا اور ایسی شکل میں سنا کہ گویا ماس خوری بُری ہوتی ہے۔ اور اس سے بچنا چاہئیے۔ غرض آریہ مدرس اس قسم کے اعتراضات کرتے رہتے اور لڑکے گھروں میں آ آ کر بتاتے کہ وہ یہ اعتراض کرتے ہیں آخر یہ معاملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا جس طرح بھی ہو سکے جماعت کو قربانی کر کے

ایک پرائمری سکول

قائم کر دینا چاہئیے چنانچہ پرائمری سکول کھل گیا اور یہ سمجھا گیا کہ ہماری جماعت نے انتہائی مقصد حاصل کر لیا ہے اس عرصہ میں ہمارے بہنوئی نواب محمد علی خان صاحب مرحوم و مغفور ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ انہیں سکولوں کا بڑا شوق تھا چنانچہ انہوں نے مالیر کوٹلہ میں بھی ایک مڈل سکول قائم کیا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں اس کو مڈل کر دیا جائے میں وہاں سکول کو بند کر دونگا اور وہ امداد یہاں دے دیا کرونگا۔ چنانچہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے

تعلیم الاسلام کالج کی توسیع کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی

قادیان ۵ اپریل۔ آج ۱۱ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم الاسلام کالج کی چھت پر جانب مغرب توسیع کالج کے سلسلہ میں شعبہ سائنس کی علم طبیعات کی لیبارٹری کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی۔ جو دوسری منزل کی صورت میں تعمیر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور معین جگہ پر جانب شمال رخ کر کے کھڑے ہوئے اور دست مبارک سے باری باری تین اینٹیں اٹھا کر مقررہ جگہ پر جما دیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو صحابہ موجود ہوں وہ بھی ایک ایک اینٹ رکھ دیں۔ اس پر حسب ذیل صحابہ کرام نے ایک ایک اینٹ رکھی۔

(۱) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب (۲) خانصاحب منشی برکت علی صاحب (۳) آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (۴) سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب (۵) خان بہادر غلام محمد صاحب (۶) مولوی محمد دین صاحب (۷) ملک غلام فرید صاحب (۸) مولوی فضل الٰہی صاحب (۹) نواب زادہ محمد عبد اللہ خان صاحب (۱۰) ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی (۱۱) مولوی غلام نبی صاحب مصری (۱۲) قاضی محمد عبد اللہ صاحب (۱۳) ماسٹر ودھاوے خاں صاحب۔

اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اور پھر انہیں شمار کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کے سمیت ۱۴ صحابہ کرام نے یہ بنیاد رکھی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجلس معتمدین کے ۱۴ ممبر مقرر فرمائے تھے۔ اس مناسبت سے یہ نیک فال ہے۔

سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ بمبئی اور ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے بعد میں اینٹیں رکھیں۔

واپس تشریف لے جاتے ہوئے حضور دیر تک کالج اور لیبارٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی توسیع کے متعلق جناب ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ ایک موقع پر جب ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا کہ اس قسم کی توسیع کے لئے بے حد اخراجات کی ضرورت ہوگی۔ تو حضور نے فرمایا۔

اس وقت جو خرچ ہو رہا ہے کیا وہ میں یا آپ دے رہے ہیں۔ ہمارا کام ضرورت کے مطابق اداروں کو وسیع کرتے جانا ہے۔ اخراجات اب بھی خدا تعالیٰ ہی دے رہا ہے۔ اور آئندہ بھی وہی انتظام کریگا۔

قادیان میں مڈل سکول

جب ہو گیا۔ پھر بعد میں کچھ نواب محمد علی خان صاحب اور کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شوق کی وجہ سے فیصلہ کیا گیا کہ یہاں ہائی سکول کھولا جائے۔ چنانچہ پھر یہاں

ہائی سکول

کھول دیا گیا۔ لیکن یہ ہائی سکول پہلے نام کا تھا۔ کیونکہ اکثر پڑھانے والے انٹرنس پاس تھے۔ اور بعض شاید انٹرنس فیل بھی مگر بہر حال ہائی سکول کا نام ہو گیا۔ زیادہ خرچ کرنے کی جماعت میں طاقت نہ تھی۔ اور نہ ہی یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ مگر آخری وقت بھی آ گیا۔ کہ گورنمنٹ نے اس بات پر خاص زور دینا شروع کیا۔ کہ سکول اور بورڈنگ بنائے جائیں۔ نیز یہ کہ سکول اور بورڈنگ بنانے والوں کو امداد دی جائے گی چنانچہ حضرت خلیفۃ اولؓ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یہ سکول بھی بنا اور بورڈنگ بھی پھر آہستہ آہستہ عملہ میں اصلاح شروع ہوئی۔ اور طلباء بڑھنے لگے۔ پہلے ڈیڑھ سو تھے پھر تین چار سو ہوئے پھر سات آٹھ سو ہو گئے۔ اور مدتوں تک یہ تعداد رہی۔ اب تین چار سالوں میں آٹھ سو سے یکدم ترقی کر کے

سکول کے لڑکوں کی تعداد ۱۷ سو

ہو گئی ہے اور میں نے سنا ہے کہ ہزار سے اوپر لڑکیاں ہو گئی ہیں۔ گویا لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد ملا کر

قریباً تین ہزار

بن جاتی ہے۔ پھر مدرسہ احمدیہ بھی قائم ہے۔ اور کالج بھی اب خدا تعالےٰ کے فضل سے مدرسہ احمدیہ میں بھی میری گزشتہ تحریک کے ماتحت طلباء بڑھنے شروع ہوئے ہیں۔ اور پچیس تیس طلباء ہر سال آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ بڑھتا رہا۔ تو مدرسہ احمدیہ اور کالج کے طلباء کی تعداد بھی چھ سات سو یا اس سے زیادہ تک پہنچ جائیگی۔ اور اس طرح ہمیں

سو مبلغ ہر سال

مل جائیگا۔ جب تک ہم اتنے مبلغین ہر سال حاصل نہ کریں۔ ہم دنیا میں صحیح طور پر کام نہیں کر سکتے۔ ۱۹۴۴ء میں میں نے کالج کی بنیاد رکھی تھی۔ کیونکہ اب وقت آ گیا تھا۔ کہ ہماری آئندہ نسل کی اعلیٰ تعلیم ہمارے ہاتھ میں ہو۔ ایک زمانہ وہ تھا۔ کہ ہماری جماعت میں بہت چھوٹے عہدوں اور بہت چھوٹی آمدنیوں والے لوگ شامل تھے۔ بے شک کچھ لوگ کالجوں میں سے احمدی ہو کر جماعت میں شامل ہوئے۔ لیکن وہ حادثہ کے طور پر سمجھے جاتے تھے۔ ورنہ

اعلےٰ مرتبوں والے اور اعلےٰ آمدنیوں والے لوگ

ہماری جماعت میں نہیں تھے سوائے چند محدود لوگوں کے۔ ایک تاجر سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا صاحب مدراسی تھے لیکن ان کی تجارت ٹوٹ گئی تھی۔ ان کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب ہوئے۔ ان کے سوا کوئی بھی بڑا تاجر ہماری جماعت میں نہیں تھا۔ اور نہ کوئی بڑا عہدیدار ہماری جماعت میں شامل تھا۔ یہاں تک کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مجھے فرمانے لگے دیکھو۔ یہاں قرآن کریم اور احادیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ انبیاء پر ابتداء میں بڑے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ چنانچہ یہ بھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک ثبوت

ہے۔ کہ ہماری جماعت میں کوئی بڑا آدمی شامل نہیں۔ چنانچہ کوئی ای۔ اے۔ سی ہماری جماعت میں داخل نہیں۔ گویا اس وقت کے لحاظ سے ای۔ اے۔ سی بہت بڑا آدمی ہوتا تھا۔ مگر اب دیکھو کئی ای۔ اے۔ سی یہاں گلیوں میں پھرتے ہیں۔ اور ان کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ لیکن ایک زمانہ میں اعلےٰ طبقہ کے لوگوں کا ہماری جماعت میں اس قدر فقدان تھا۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں کوئی بڑا آدمی داخل نہیں۔ چنانچہ کوئی ای اے سی ہماری جماعت میں داخل نہیں۔ گویا اس وقت کے لحاظ سے ہماری جماعت ای۔ اے۔ سی کی بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی

لیکن اب

تو کئی آئی سی ایس بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں۔ اسی طرح چوہدری ظفر اللہ خان صاحب فیڈرل کورٹ کے جج ہیں۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر نظام دکن کے ہائی کورٹ کے جج تھے۔ پھر بڑے بڑے تاجر بھی اب خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت ہیں۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنے اخلاص کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں۔ کہ اگر وہ اخلاص دکھلائیں۔ تو بہت بڑی رقمیں دے سکتے ہیں۔ باقی رہا

اعلےٰ عہدے دار

سو اس جنگ کے دوران میں فوج میں ہمارے کنگز کمیشن والے افسر جو پانچ سو سے دو ہزار تک بلکہ زیادہ تنخواہ لیتے تھے۔ دو سو سے زیادہ تھے۔ پہلے ہماری جماعت میں صوبیدار بھی بہت کم نظر آتے تھے۔ لیکن اس وقت کئی کرنیل ہماری جماعت میں ہیں۔ کئی میجر ہماری جماعت میں ہیں۔ اور کپتان اور لیفٹننٹ تو درجنوں ہیں۔ اور پھر

ہر محکمہ میں

ہیں۔ ہوائی جہازوں کے محکمہ میں بھی ہیں جہازوں کے محکمہ میں بھی ہیں۔ بری فوج میں بھی ہیں۔ مثلاً انفنٹری میں آرٹیلری میں۔ آرڈیننس میں اور سپلائی میں۔ چنانچہ ہمارے فوجی دوست بتلاتے ہیں۔ کہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جہاں بھی ہماری تبدیلی ہوتی ہے کوئی نہ کوئی احمدی وہاں موجود ہوتا ہے۔ اور شاذو نادر ہی ایسا ہوتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا احمدی ساتھی نہ ملے۔ کیونکہ سارے ہندوستانی افسر دس ہزار کے قریب ہیں۔ اور ان میں سے دو سو سے اوپر احمدی ہیں۔

مسلمان افسروں میں سے تقریباً چھ سات فیصدی احمدی

ہیں۔ گویا وہ اتنی کثیر تعداد میں ہیں۔ اور اتنا زبردست ان کا حصہ ہے۔ کہ وہ ہر جگہ اپنے آپ کو احمدیوں ہی میں گھرے ہوئے پاتے ہیں۔ عراق۔ ایران۔ فلسطین اٹلی۔ یونان۔ برما۔ ملایا۔ جاوا۔ جاپان۔

غرض کوئی جگہ ایسی نہیں۔ جہاں ہمارے فوجی کنگز کمیشن آفیسر موجود نہیں کسی جگہ کرنیل ہیں۔ کسی جگہ میجر اور کسی جگہ کپتان اور لیفٹننٹ۔ اور قدرتی طور پر ان لوگوں کے دلوں میں جن کو یہ عہدے ملے ہیں خواہش پیدا ہوتی ہوگی۔ کہ وہ اپنی اولادوں کو اعلےٰ تعلیم دلائیں۔ چنانچہ ایسی تعلیمی زور کی وجہ سے اب کالجوں میں پہلے سے دوگنے طالب علم داخل ہونگے اور یہ لازمی بات ہے کہ

کالج میں داخل ہونے والے طلباء

اپنے اردگرد کے حالات سے ضرور متاثر ہوتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو اردگرد کے بد اثرات سے محفوظ کر کے احمدیت کے ماحول میں تربیت دیتے ہوئے ان کے دلوں میں احمدیت کو راسخ کرتے ہوئے ترقی کیطرف لے جائیں۔ تا احمدیت کو زیادہ سے زیادہ مضبوطی حاصل ہو۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے عیسائیت کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے اچھے طریق کو اختیار نہ کیا۔ عیسائیت نے جتنی تعلیم دی ہے۔

پادریوں کے ذریعہ

دی ہے۔ یورپ میں جتنے بھی کالج ہیں پادریوں کے قائم کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ سو فیصدی پادریوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے باوجود ہر قسم کی اعلےٰ تعلیم پا جانے کے نوجوانوں کے دلوں میں

عیسائیت کی محبت

مٹتی نہیں۔ بعض لوگ دہریہ بھی ہو جاتے ہیں تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی محبت اور دین عیسوی کی برتری کا احساس ان کے دلوں میں قائم رہتا ہے۔ وہ یہ تو کہتے ہیں۔ کہ دین عیسوی میں کچھ نقائص ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان سب سے بہتر عیسوی مذہب ہے۔

مگر مسلمانوں میں

یہ نہیں ہوا۔ اس لئے کہ مسلمانوں نے جہاں تعلیم کا انتظام کیا۔ وہاں صرف مذہبی تعلیم کا انتظام کیا۔ حالانکہ طب بھی تو تعلیم تھی یہ کسطرح ہو سکتا تھا۔ کہ سو فیصدی مسلمان انجنیئر بن جاتے۔ اگر سارے مولوی بن جائیں گے

تو روزی کمانے والا کون ہوگا اور ان مولویوں یا مدرسین کو خرچ دینے والا کون ہوگا قومی ترقی کا یہی ذریعہ تھا۔ کہ کچھ لوگ قانون کے ماہر ہوتے کچھ انجنیر ہوتے کچھ طبیب اور ڈاکٹر ہوتے اور کچھ اور علوم میں مہارت حاصل کرتے مگر مسلمانوں نے بحث مباحثہ کے خیال سے منطق اور فلسفہ تو اپنی تعلیم میں شامل کرلیا مگر باقی ساری تعلیموں کو خارج کردیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں اپنے

بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانے کے لئے

بجائے اپنے تعلیمی اداروں میں بھیجنے کے دوسرے اداروں میں بھیجنا پڑا اور چونکہ وہ مخالف ماحول میں رہے اس لئے مذہب کی محبت ان کے دلوں میں نہ رہی ایک طرف اگر مولویوں کا گروہ مدارس سے نکل کر مذہبی تعلیم دیتا تھا تو دوسرا تعلیم یافتہ گروہ مذہب کے خلاف لوگوں کو اکساتا تھا اس طرح ایک ہی وقت میں دو دریا چل رہے تھے۔ جو باہم ملنے کا نام تک نہ لیتے تھے۔ لیکن عیسائیت کا ایک ہی دریا چل رہا تھا انہی کالجوں میں سے نکلنے والے پادری کہلاتے تھے اور انہی کالجوں میں سے نکلنے والے انجنیر کہلاتے تھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عیسائیت کی تعلیم بھی آخر ناکام رہی مگر اس طرح انہوں نے اٹھارہ سو سال تک اپنے سلسلہ کو ممتد کرلیا لیکن مسلمانوں نے جو طریقہ اختیار کیا اس سے وہ چند سو سالوں میں ہی بگڑ گئے۔ اور

دینی اور دنیوی علماء میں لڑائی

شروع ہوگئی۔ دین کے علماء نے فنون اور حرفے والوں کو کہنا شروع کردیا کہ تم دہریہ اور دین سے خارج ہو اور حرفت اور صنعت والوں نے مولویوں کو یہ کہنا شروع کردیا کہ تم قل اعوذیئے اور کٹھ ملّے ہو غرض ایک دوسرے کا نام رکھنے لگ گئے مگر عیسائیت میں یہ بات نہ تھی گو آج

اٹھارہ سو سال کے بعد الٹی گنگا

بہنی شروع ہوگئی ہے لیکن اٹھارہ سو سال تک انہوں نے اس سے گزارہ کیا ہے پہلے پادری کالجوں میں جاکر لڑکوں کو عیسائیت کا قائل کیا کرتے تھے مگر اب پادری خود دہریہ ہونے لگ گئے ہیں مگر ہر چیز میں آخر خرابی تو آہی جایا کرتی ہے بہرحال یہ تو نظر آتا ہے کہ

عیسائیت میں خرابی

پہلے آتی اور اس کی تعلیم کے انتظام میں بعد میں خرابی پیدا ہوئی عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بغاوت کہیں پہلے شروع کردی تھی مگر علماء نے عیسائیت سے بغاوت بہت بعد میں شروع کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بغاوت

کے یہ معنے ہیں۔ کہ مسیحیوں نے سچے مذہب کو چھوڑ دیا مگر عیسائیت سے علماء کی بغاوت کے یہ معنے ہیں کہ جس قسم کا عیسوی مذہب پیش کیا جاتا تھا اس سے علماء بھی منکر ہوگئے یہ انکار بہت بعد میں پیدا ہوا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار بہت پہلے پیدا ہوچکا تھا کیونکہ عیسوی تعلیم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے بھی پہلے بگڑ چکی تھی لیکن اس قوم کے علماء اور صناعوں وغیرہ نے عیسوی مذہب کو جس حالت میں بھی وہ تھا کئی سو سال بعد چھوڑا بلکہ درحقیقت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت

کے بارہ سو سال بعد انہوں نے اس سے انحراف شروع کیا۔ یہ نتیجہ تھا اس بات کا کہ انہوں نے اپنی قوم کو گو ہر قسم کے علوم کی تعلیم دی مگر اس کی نگرانی پادریوں کے ہاتھ میں رکھی لیکن یہ نقطہ نظر مسلمانوں سے اوجھل رہا اس لئے جلد ہی مسلمان ان کے ہاتھ سے نکل گئے ہمارے سامنے

مسلمانوں اور عیسوی امت کا کام

موجود ہے اب ہمارا فرض ہے کہ ان دونوں کے نیک حصوں کو لے کر ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ان کی غلطیوں سے بچیں جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔

اعلےٰ درجے کا طریق تعلیم

یہ ہے کہ تعلیم دنیوی دینی علماء کے ہاتھوں سے ہو تاکہ مذہب سے لگاؤ قائم رہے لوگوں نے تو انجنیر بننا ہے یہ ضروری نہیں کہ انجنیرنگ کی تعلیم دینے والا مولوی یا واقف زندگی نہ ہو ہاں اگر ہم یہ کہیں کہ تم نے انجنیر نہیں بننا تو وہ ضرور ہم سے اختلاف کریں گے کہ انجنیرنگ میں کیا قباحت ہے کہ تم ہمیں انجنیر نہیں بننے دیتے لیکن اگر ہم کہیں کہ انجنیر تو بنو لیکن ایک واقف تحریک جدید سے پڑھ کر یا ایک عالم دین سے پڑھ کر تو یقیناً

ایک کمزور سے کمزور ایمان والا

بھی اس سے تعلیم حاصل کرنے سے انکار نہیں کرے گا۔ اور یقینی طور پر جو تعلیم وہ حاصل کرے گا اس کے نتیجہ میں اس کا دین محفوظ رہے گا پس اب جب کہ بیداری پیدا ہوچکی ہے اور جب کہ تعلیم کا احساس پیدا ہوچکا ہے اور جب کہ ہماری جماعت کو ایسے ذرائع حاصل ہوچکے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلا سکے

اگر ہمارے پاس کالج نہ ہو

اور اعلےٰ درجے کا کالج نہ ہو اور انتہائی تعلیم دینے والا کالج نہ ہو تو ہمارا قدم دوسری اقوام کی نسبت پیچھے رہ جائیگا مثلاً ایک شخص انگلستان جانے کا ارادہ کرے اور کہے کہ میں لنگڑے گدھے پر سوار ہوکر انگلستان جاؤنگا تو ہر دیکھنے والا اور سننے والا اس پر ہنسے گا اور اسے ایک تماشہ سمجھے گا لوگ کہیں گے یہ اول تو راستہ میں ہی مر جائے گا اور اگر پہنچے گا بھی تو بڈھا ہوکر کیونکہ جن راستوں سے ایک گدھا انگلستان پہنچ سکتا ہے وہ سات آٹھ ہزار میل کا ہے ایک لنگڑا گدھا دن میں زیادہ سے زیادہ اسے پانچ چھ میل لے جائیگا اور اگر وہ روزانہ بھی سفر کرے گا تو بیس دنوں میں زیادہ سے زیادہ سو میل چلے گا سو دنوں میں پانچ سو میل دو سو دنوں میں ہزار میل اور سولہ سو دنوں میں آٹھ ہزار میل طے کریگا اگر وہ

پانچ سال متواتر

چلتا رہے تب جاکر انگلستان پہنچے گا لیکن انسان تھک بھی جاتا ہے بیمار بھی ہوتا ہے اس لحاظ سے پانچ سال کی بجائے پندرہ سال سمجھنے چاہئیں پس اس زمانے میں اگر کوئی شخص

لنگڑے گدھے پر انگلستان جانے کی کوشش

کرتا ہے۔ تو وہ حمق ہے کیونکہ جب لوگ ریلوں میں جارہے ہیں ہوائی جہازوں میں جارہے ہیں بحری جہازوں میں جارہے ہیں اس وقت وہاں گدھے پر جانے کی کوشش کرنا کسی احمق کا ہی کام ہوسکتا ہے اسی طرح اگر ہم تعلیم پھیلانے کے لئے وہ ذرائع استعمال نہ کریں گے جو اعلےٰ سے اعلےٰ اور جلد سے جلد تعلیم دلانے والے ہوں تو دوسری اقوام کے مقابلہ میں ہم ٹھہر نہیں سکتے اور اس وقت تک کام چلانے والے نئے لوگ ہمیں نہیں مل سکتے۔

یہ پچھلی غفلت کا ہی نتیجہ ہے

کہ صدر انجمن احمدیہ کو نئے کارکن نہیں ملتے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے میں نے تحریک جدید کے واقفین میں سے پانچ۔ چھ گریجوایٹ نائب ناظر کے طور پر لگادیئے ہیں تاکہ کام میں روکاوٹ پیدا نہ ہو لیکن صدر انجمن احمدیہ کے ناظروں نے اس طرف کبھی بھی توجہ نہیں کی تھی اور انہیں کبھی یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ ہم نے بھی بیمار ہونا اور مرنا ہے۔ مگر باوجود صدر انجمن احمدیہ کو تحریک جدید کے چھ سات آدمی دے دینے کے ابھی ہم اس کی تمام ضروریات کو پورا نہیں کرسکے اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں

ابھی اور ایسے ۲۵ آدمیوں کی ضرورت

ہے مگر ہماری جماعت میں سے ہر سال صرف چار پانچ گریجویٹ نکلتے ہیں کچھ ان میں سے نوکری اختیار کرلیتے ہیں اور کچھ تجارت کرلیتے ہیں باقی اگر کوئی بچے تو وہ ہمارے پاس آسکتا ہے فرض کرو ہمیں ہر سال ایک آدمی مل جاتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ سو سال میں جاکر ہماری یہ ضروریات پوری ہوں گی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی جگہیں ہیں جہاں ہمیں گریجویٹس کی ضرورت ہے۔ اور اگر تمام ضروریات کو شامل کیا جائے تو ہمیں

تین چار سو گریجوئیٹس کی ضرورت

ہے کالج میں پڑھانے والے گریجوئیٹ چاہئیں تبلیغ کے لئے باہر جانے والے گریجوئیٹ چاہئیں صیغوں کے انچارج گریجوئیٹ چاہئیں اور یہ ضروریات اسی وقت پوری ہوسکتی ہیں جب ڈیڑھ دو سو نوجوان ہر سال کالجوں میں سے بی اے پاس ہو کر نکلیں اگر اتنی تعداد سالانہ نکلے تب دس پندرہ سالوں میں ہماری ضروریات پوری ہوسکتی ہیں پس ہمیں چاہئے کہ

ہم اپنا کالج مکمل کریں

اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ طالب علم یہاں داخل ہوں تاکہ ہم اپنے کالج سے سو گریجوئیٹ سالانہ نکال سکیں اور بیرونی کالجوں میں داخل ہونے والے بھی سو کی تعداد میں نکلیں تب جاکر ہماری ضروریات ایک معقول عرصہ میں پوری ہوسکتی ہیں لیکن جس طرح کام روزانہ بڑھتا چلا جاتا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے تو یہ اندازہ بھی کافی نہیں میں نے خدا تعالےٰ کا ہمیشہ یہ سلوک دیکھا ہے کہ جو کام ہم شروع کرتے ہیں اس میں

زیادتی ہی زیادتی

ہوتی چلی جاتی ہے مثلاً ہر سال ہم جلسہ گاہ کو بڑھا دیتے ہیں لیکن پھر بھی وہ جگہ تنگ ہو جاتی ہے پہلے مسجد میں جلسہ ہوتا تھا لیکن اب ہم ہر سال جلسہ گاہ کو وسیع کرتے ہیں پس یہ اہم ضروریات ہیں جن کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے پورے طور پر اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا

کالج کے چندہ کی اپیل

پر پندرہ سولہ دن ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک چالیس ہزار کے قریب وعدے آئے ہیں اور صرف انگلیوں پر شمار کئے جانے والے افراد کے وعدے آئے ہیں۔

۲۶ ہزار کے وعدے تو صرف چار آدمیوں کی طرف

سے ہیں۔ دو نے دس دس ہزار کے وعدے کئے ہیں ایک نے پانچ ہزار کا اور ایک نے ایک ہزار کا۔ ایک تو دس ہزار کا وعدہ میرا ہے دوسرا دس ہزار دینے کا وعدہ سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتے والے اور ان کے بھائی سیٹھ محمد یوسف صاحب نے کیا ہے۔ تیسرے پانچ ہزار کا وعدہ سیٹھ عبداللہ بھائی کی طرف سے ہے اور چوتھے ایک ہزار کا وعدہ شیخ امام دین صاحب کا ہے جو بمبئی کی طرف تجارت کرتے ہیں۔ گویا اس میں ۲۶ ہزار کے وعدے صرف چار آدمیوں کے ہیں

چھ ہزار کا وعدہ قادیان کی لجنہ کا

ہے۔ اس طرح ۳۲ ہزار ہو گئے۔ اگر قادیان کی لجنہ کو ایک فرد شمار کیا جائے تو پانچ افراد نے ۳۲ ہزار چندہ دیا ہے اور پانچ لاکھ افراد نے چھ سات ہزار۔ میرے نزدیک اس کی

بہت بڑی ذمہ داری بیت المال پر

بھی ہے بیت المال والے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنی تحریک جدید والے کرتے ہیں میں جس دن تحریک جدید کے چندہ کی تحریک کرتا ہوں اسی دن شام کو پیغام پہنچ جاتا ہے کہ آپ کی تحریک سے اتنے وعدے آئے اور یہ اثر ہوا اس تحریک کو کئے ہوئے سولہ دن ہو گئے ہیں۔ لیکن بیت المال والوں نے مجھے ابھی تک یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ کیا حال ہے میں نے خود دریافت کیا تو اب جمعہ میں آتے ہوئے ان کا جواب پہنچا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ اگر مجھے بتایا جاتا کہ تحریک کا کیا اثر ہوا ہے تو میرے اندر زیادہ جوش پیدا ہوتا اور میں زیادہ زور سے تحریک کرتا میں سمجھتا ہوں کہ

خود قادیان

اب اتنا بڑا ہو چکا ہے اور اتنا کام یہاں پیدا ہو چکا ہے کہ قادیان والوں کو ہی چندے کا کثیر حصہ برداشت کرنا چاہئے موجودہ حالات کے لحاظ سے قادیان والے اگر صحیح قربانی کریں تو

۵۰ ہزار کے قریب چندہ

دے سکتے ہیں۔ مگر تاجروں کا حصہ ایسا ہے جو چندہ دینے میں بہت سست ہے میں نے بیت المال کو توجہ دلائی تھی کہ ان کی آمد کی صحیح تشخیص کرنی چاہیئے ورنہ وہ ہمارے لئے ناسور بن جائیں گے جو باقی جماعت کو کھانا شروع کر دینگے مگر بیت المال نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ

ہر دوکاندار کے پاس ایک کلرک

بٹھا دیں۔ جو دن بھر یہ دیکھتا رہے۔ کہ اس کی کتنی بکری ہوئی ہے۔ اور پھر اُس سے پوچھا جائے۔ کہ جب تمہاری آمد زیادہ ہے۔ تو پھر تم چندہ کیوں کم دیتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس طریق پر اگر دس ہزار روپیہ بھی خرچ کرنا پڑے۔ تب بھی بیت المال کو یہ روپیہ خرچ کرنا چاہیئے۔ اگر اس کا کوئی اور فائدہ نہیں ہوگا۔ تو کم از کم اس طرح حقیقت تو کھل جائیگی۔ اور معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہمارے تاجروں کی کیا حالت ہے۔ اب تو یہ کیفیت ہے۔ کہ ہمارے تاجر

سلسلہ کا ہزاروں روپیہ

دبا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ دس روپے چندہ دیتے ہیں۔ اور پھر اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں کہ ہماری اس قربانی پر لوگ کتنی واہ وا کرتے ہیں۔

قادیان ہمیشہ چندوں میں اوّل

رہا ہے۔ اور اب بھی اول ہے۔ مگر امراء کی وجہ سے نہیں۔ جو سارا روپیہ اپنے نفس پر خرچ کرتے ہیں۔ یا زمینیں خریدتے اور جائدادیں بناتے ہیں۔ بلکہ غرباء کی وجہ سے اول ہے۔ جو اپنے پیٹ کاٹ کر اور اپنے بیوی بچوں کے پیٹ کاٹ کاٹ کر چندہ دیتے۔ اور سلسلہ کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ پس ہمیں اس روپیہ کے لئے فکر نہیں۔ بلکہ فکر ہے اس جذام کی جو

امراء اور تاجروں کے جسم میں

پیدا ہو رہا ہے کہ اگر وہ ہمارے اندر سرایت کر گیا پیدا ہو گیا۔ تو ہم باقی جسم کو کس طرح بچائینگے میں تو کہونگا کہ بے شک بیت المال والے ان سے روپیہ لے کر دریائے بیاس میں پھینک دیں۔ مگر ان کی جیبوں میں سے ضرور نکال لیں۔ تا وہ بے ایمان ہو کر نہ مریں۔ اگر قادیان کے لوگ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ تو بہت سے لوگ اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور ان کو لینا چاہیئے۔ باقاعدہ تاجروں کے علاوہ یہاں بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو ایک کام مستقل طور پر نہیں کرتے کبھی ایک کام کرتے ہیں۔ اور کبھی دوسرا کام کر لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض بہت بڑی آمد پیدا کر رہے ہیں۔ ان کا بھی چندہ میں بہت کم حصہ ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتے۔ اسی طرح بیرونجات کے بہت سے تاجر بھی اپنی ذمہ داریوں کو بہت کم سمجھتے ہیں۔ اس وقت

ہزارہا احمدی تاجر

ہیں۔ اور پھر میں نے جو تحریک کی ہے۔ کہ ہماری جماعت کو زیادہ سے زیادہ تجارت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اس کے نتیجہ میں بھی ہم ہزارہا اور تاجر پیدا کرینگے۔ لیکن ان تاجروں میں سے اکثر سست ہیں۔ بہت کم ہیں جو چست ہیں۔ اور جو چست نظر آتے ہیں ان میں سے کئی ایسے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے

گریبان میں مونہہ ڈالکر دیکھیں

تو ان کے چندے ان کی آمدنیوں کے لحاظ سے بہت کم ہونگے۔ پھر ہزارہا ہمارے افسر ایسے ہیں۔ جنکو

بڑی تنخواہیں

ملتی ہیں۔ اگر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ باوجود دوسرے چندوں میں شامل ہونے کے پھر بھی وہ ابھی کافی مقدار میں چندے دے سکتے ہیں۔ اور جلد دو لاکھ کی رقم پوری کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پس میں قادیان کے لوگوں کو خصوصاً اور باہر کے لوگوں کو عموماً اسی طرح قادیان اور باہر کی جماعتوں میں سے تاجروں کو خصوصاً خواہ وہ دوکاندار ہوں یا کبھی کبھی تجارتی کام کرنے والے توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ان سے

روپیہ ضرور لیا جائے

خواہ بیاس میں پھینک دیا جائے لیکن لینا ان سے ضرور چاہیئے۔ اسی طرح میں ان کو بھی کہتا ہوں۔

کہ وہ روپیہ جو وہ کما کر اپنی جیب میں ڈال لیتے ہیں۔ اور غریبوں پر خرچ نہیں کرتے اور لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے نہیں لگاتے وہ یاد رکھیں کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ایسے لوگ جو روپیہ کما کر اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ اور دین کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ قیامت کے دن وہ روپیہ پگھلایا جائے گا اور پھر اس سے ان کے

ماتھوں اور پیٹھوں پر نشان

لگایا جائے گا۔ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ اسلام روپیہ کمانے سے منع نہیں کرتا لیکن جو لوگ روپیہ کمانے میں ہی لذت سمجھتے ہیں اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے بلکہ گھروں میں رکھ چھوڑتے ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہیئے کہ الٰہی سلسلہ میں ایسے لوگوں کا کوئی کام نہیں۔ اور ایسے لوگوں کا ایمان کبھی بھی قائم نہیں رہتا

اسلام مال کمانے سے منع نہیں کرتا

مگر مالدار ہونے سے منع کرتا ہے۔ مال کمانا اور چیز ہے اور مالدار ہونا اور چیز ہے۔ بے شک کماؤ کچھ خود کھاؤ کچھ اولاد پر خرچ کرو کچھ ان کی تعلیم پر خرچ کرو کچھ غرباء کو دو۔ اگر ایسا کرو تو یہ کمائی بابرکت ہوگی اور خدا کے سامنے تمہیں مجرم نہیں بنائے گی۔ لیکن اگر اس کمائی سے

تمہارے اندر حرص

پیدا ہوتی ہے کہ میں نے جو دس روپے چندہ دینا ہے اگر نہ دوں تو اگلے ہفتہ دس سے پندرہ بن جائیں گے اور بلیک مارکیٹ میں ۲۰ - ۲۵ بن جائیں گے۔ پھر اگلے ہفتہ میں ۵۰/ بن جائیں گے پھر ۷۵ بن جائیں گے پھر اگلے ہفتہ دوسو بن جائیں گے پھر اگلے ہفتہ پانچ سو بن جائیں گے اور پھر اس سے اگلے ہفتہ ایک ہزار بن جائیں گے۔ اور جب وہ ہزار پر پہنچتا ہے تو دس روپے اپنی جیب میں ڈال لیتا ہے اور کہتا ہے میں تو بڑی غلطی کرنے لگا تھا۔ تو ایسا انسان یقیناً مجنون ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت میں تو بڑے بڑے مالدار نہیں ہیں ہم میں یہ نقص کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ امارت ایک نسبتی امر ہے۔ جس شخص کے پاس دس روپے ہیں اس سے وہ شخص زیادہ مالدار ہے جس کے پاس بیس روپے ہیں۔ اور جس کے پاس سو روپے ہیں اس سے زیادہ مالدار وہ شخص ہے جس کے پاس دو سو روپے ہیں پس

دولت اور امارت ایک نسبتی امر ہے

اس لحاظ سے ہماری جماعت میں سے بھی جس کے پاس دوسروں کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ روپیہ ہے وہ مالدار ہوگا خواہ اس کے پاس دس یا بیس یا سو یا دوسو روپے ہوں + بہرحال اسلام دولت کمانے سے منع نہیں کرتا لیکن دولت جمع رکھنے سے اور اسے غرباء پر خرچ نہ کرنے سے ضرور منع کرتا ہے۔ اسلام بالشوئزم کی طرح یہ نہیں کہتا کہ امیروں کو لوٹ لو لیکن یہ ضرور کہتا ہے کہ جو ان میں سے اپنا روپیہ جمع کرتے اور بڑھاتے ہی جاتے ہیں لیکن اس کا مناسب حصہ دین اور غرباء پر خرچ نہیں کرتے ان کو

گندے اور خراب عضو کی طرح

اپنے جسم سے کاٹ کر الگ کر دو۔ بالشوئزم بھی ان کو اپنے اندر شامل نہیں کرتی اور اسلام بھی ان کو اپنے اندر شامل نہیں کرتا ہاں بالشوئزم ان کا روپیہ لوٹ لیتی ہے اور پھر ان کو الگ کر دیتی ہے لیکن اسلام انکو بھی اور ان کے مالوں کو بھی گندہ قرار دے کر جہنم میں پھینک دیتا ہے۔ پس جہاں میں تعلیم پر زور دیتا ہوں اور جہاں میں صنعت و حرفت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں وہاں میں جماعت کے دوستوں سے یہ بھی کہتا ہوں کہ وہ

اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں

اور ان پر چندے کی جو ذمہ واری عاید ہے اس میں کوتاہی نہ کریں ورنہ دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہوگی یا تو ان کے مالوں میں بے برکتی پیدا ہو جائے گی۔ اور ان کے دیوالے نکل جائیں گے اور یا ان کا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت اپنے فرائض کو پورے طور پر ادا کرے گی اور یقین رکھتا ہوں کہ اگر وہ اپنے فرائض کو ص

ص پوری طرح ادا کرتی رہی تو اس کے بعد ہم بہت بڑے بڑے کام قریب کے زمانے میں کر سکتے ہیں۔ اور خدا چاہے گا تو بفضلہ تعالیٰ کرتے رہیں گے۔

تیاری فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے یہ فہرستیں دو حصوں میں تیار ہوں گی۔ پہلا حصہ اب تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا تعلق صرف ان رائے دہندگان سے ہوگا۔ جن کے نام کسی درخواست پیش کرنے کے بغیر فہرست رائے دہندگان میں درج کئے جائیں گے۔ دوسرے حصہ میں جو بعد میں تیار کیا جائے گا وہ رائے دہندگان شامل ہوں گے۔ جن کے لئے حسب قواعد درخواست دینا ضروری ہے مثلاً وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی صفات جائیداد اور خواندگی کی بناء پر رائے دینے کی مستحق ہیں۔ اور وہ مرد بھی جنہوں نے کم از کم پرائمری امتحان پاس کیا ہوا ہے۔ اس وقت جزو اول کی تیاری شروع ہے جو ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء کو ختم ہو جائے گی۔ یہ فہرستیں دیہات میں حلقوں کے پٹواری اور قصبات اور شہروں میں میونسپل یا ٹاؤن کمیٹیاں تیار کریں گی۔ اس جزو میں نام کے اندراج کے لئے کسی تحریری درخواست کی ضرورت نہیں۔ لیکن متعلقہ افسران کے پاس اپنے ناموں کا اندراج کروا کے تسلی کر لینی چاہیئے کہ ان کا نام واقعی درج ہو چکا ہے یا نہیں۔ ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا ضروری ہے کہ وہ تمام ووٹر جن کے نام ۱۹۳۶ء اور ۱۹۴۵ء کی فہرست رائے دہندگان میں درج ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اطمینان کر لیں کہ ان کے نام نئی فہرستوں میں بھی درج کر لئے گئے ہیں یا نہیں۔ یہ سمجھ کر کہ پہلی فہرستوں میں ان کے نام درج ہو چکے ہیں سستی نہ کی جائے۔

جزو اول میں ناموں کے اندراج کے لئے مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے

(ا) - ۲۱ سال یا اس سے زائد عمر ہو اور

(ب) ایسی زمین کا مالک ہو جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ یا (ج) کسی زمین پر جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ حق موروثیت رکھتا ہو یا (د) ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو جس کی معافی یا جاگیر دس روپے سالانہ سے کم نہیں یا (ہ) رقبہ متعلقہ میں کم از کم چھ ایکڑ آبپاش اراضی یا کم از کم بارہ ایکڑ غیر آبپاش اراضی پر بحیثیت مزارعہ قبضہ رکھتا ہو یا (و) تاریخ معینہ سے گذشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائیداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سے کم نہ ہو یا سالانہ کرایہ کم از کم ساٹھ روپیہ ہو یا (ز) تاریخ معینہ سے بارہ ماہ پیشتر مسلسل اس رقبہ میں جس کی فہرست رائے دہندگان تیار کی جا رہی ہے۔ جائیداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو بشرطیکہ سالانہ کرایہ ساٹھ روپے سے کم نہ ہو۔ یا (ح) گذشتہ مالی سال کے اندر اس پر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔ یا (ط) گذشتہ مالی سال میں کم از کم دو روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وغیرہ تشخیص کیا گیا ہو۔ یا (ی) گذشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔ یا (ک) اس رقبہ کے اندر جس کے متعلق فہرست رائے دہندگان تیار کی جا رہی ہے ذیلدار۔ انعام دار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو یا (ل) ملک معظم کی بحری۔ بری یا ہوائی افواج کا ریٹائرڈ۔ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو۔ بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بنا پر اسے فوج سے موقوف یا ڈسچارج نہ کیا گیا ہو۔ یا (م) برطانی ہند کی کسی پولیس فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو لیکن ایسا رکن نہ ہو جو تادیبی وجوہ کی بنا پر اس فوج سے موقوف یا ڈسچارج کیا گیا ہو (ن) رائل انڈین نیوی ریزرو۔ رائل انڈین نیول والنٹیئرز ریزرو انگریزی ملیری فورس (ہند) انڈین ٹیریٹوریل فورس یا انڈین ایئر فورس والنٹیئرز ریزرو کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہے۔ بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بناء پر ڈسچارج یا موقوف نہ کیا گیا ہو۔ ناظر امور عامہ (شعبہ انتخابات)

خدام احمدیت ——— اور ان کا فرض

آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ المسلم مرأۃ المسلم۔ یعنی مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ گویا جس طرح آئینہ چہرہ دیکھنے والے کو خاموشی سے اس کے عیب پر آگاہ کر دیتا ہے۔ اور دیکھنے والا اپنا نقص دور کر لیتا ہے۔ حتیٰ کہ پاس بیٹھنے والے کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح صحیح معنوں میں مسلمان وہی ہے۔ جو اپنے بھائی کی اصلاح کرنے کے درپے رہتا ہے۔ اور اگر اپنے بھائی میں کوئی نقص محسوس کرے۔ تو نہایت ہی خاموشی سے اور نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں اس نقص کو اس کے سامنے رکھ دے۔ تا اس کا بھائی اپنے نقص پر بغیر شرمندگی محسوس کئے اس کی اصلاح کی طرف فوری توجہ کرے۔

اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تربیت کا بہترین اصل اور نہایت اعلیٰ گر بیان فرمایا ہے۔ اگر جملہ خدام اس پر عمل کریں۔ تو بہت جلد اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ تربیت کا تعلق قلب کی تبدیلی سے ہوتا ہے۔ اور کسی کے قلب کو سختی سے مائل نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں دل اگر مائل ہو سکتا ہے تو محبت سے۔ پس تربیت اگر ہو سکتی ہے۔ تو نرمی اور پیار سے۔ اور اگر کسی کو اپنا ہم خیال بنایا جا سکتا ہے۔ تو انس سے اس لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تم کسی کو کسی طرف مائل کرنا چاہو۔ اور اگر کسی کی تربیت تمہارے پیش نظر ہو۔ تو محبت اور پیار سے۔ اور ایسے پیرایہ میں اس کے سامنے بات کرو۔ کہ وہ یہ خیال کرنے پر مجبور ہو۔ کہ تم اس کے سچے خیر خواہ ہو۔ اور تمہیں اس کی دینی اور دنیوی بھلائی مدنظر ہے

دوسرا اصل اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تربیت قوم اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہر فرد کو دوسرے کی تربیت اور خیر خواہی کا ہر دم خیال رہے۔ ہر بھائی اپنے بھائی سے سچی ہمدردی رکھتا ہو۔ جس طرح آئینہ اپنا چہرہ دیکھنے والے کو جب بھی وہ آئینہ دیکھتا ہے۔ اس کے نقص ظاہر کر دیتا ہے۔ اسی طرح مسلمان کا فرض ہے۔ کہ جب بھی وہ اپنے کسی بھائی میں کوئی نقص دیکھے۔ اس کو اس پر ظاہر کرے۔ مگر اس کے رویہ میں سچی ہمدردی اور خیر خواہی کا پایا جانا لازمی ہے۔

جس طرح وہ شخص جس میں کوئی نقص پایا جاتا ہو۔ جب آئینہ کے سامنے آتا ہے۔ اس کا نقص اس کے سامنے آجاتا ہے۔ اور وہ اس نقص کے اظہار پر برا نہیں مناتا۔ بلکہ چپکے سے اپنے عیب کو دور کرنے میں بہتری دیکھتا ہے۔ اور نقص کو دور کر لیتا ہے۔ اسی طرح مسلمان وہی کہلا سکتا ہے۔ کہ اگر اس کا عیب اس کا کوئی بھائی اس پر ظاہر کرتا ہے۔ تو وہ اس پر برا نہیں مناتا۔ بلکہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ ہاں جس طرح آئینہ گرد آلود ہونے یا صاف نہ ہونے کی وجہ سے دیکھنے والے کے نقص کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور نقص معلوم نہ ہونے کی وجہ سے دور نہیں ہوتا۔ بلکہ قائم رہتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص میں خود نقائص موجود ہوں۔ تو وہ دوسرے کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اس لئے سب سے پہلے ہر شخص کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے نفس کو ظاہری اور باطنی عیوب سے پاک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ دوسرے کی تربیت کرنے کا اہل اسی وقت ثابت ہو سکے گا۔ جب وہ خود عیوب سے پاک ہوگا

افسوس ہے۔ کہ بعض خدام نے ان بہترین اصول کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے اپنے مدعا کو جلد حاصل کرنے کی بجائے اور زیادہ التوا میں ڈال دیا ہے۔ مثلاً ایک خادم نماز کی ادائیگی میں سستی دکھاتا ہے۔ اسلامی وقار کے خلاف ننگے سر پھرتا ہے۔ فارغ وقت میں مذہبی کتب پڑھنے کی بجائے آوارہ گردی میں ضائع کر دیتا ہے۔ دینی کاموں میں حصہ لینے میں تساہل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن اس کا بھائی باوجود اس کے نقائص کو جاننے کے ان کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور بجائے اس کو سمجھانے کے اسے اس کے حال پر چھوڑ کر اس کے پاس سے گذر جاتا ہے۔ تو یہ خود اس میں نقص ہونے کا ثبوت ہے۔ مثلاً قادیان کی مقدس بستی میں جو کہ خدا تعالےٰ کے رسول کی تخت گاہ ہے۔ ایک خادم شارع عام پر سگریٹ نوشی کرتا ہے۔ اور اس کو قادیان کا احترام بالکل مدنظر نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے عزیز و اقارب اور رفقاء باوجود اس کے کہ وہ اس مکروہ فعل کے ارتکاب کو دیکھتے ہیں۔ خاموش رہتے ہیں۔ اور بجائے اس کو سمجھانے کے اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں۔ تو اپنے مکدر ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اگر ہر خادم اپنے فرض کو سمجھے۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ اپنے نفس کی اصلاح کرے۔ بلکہ دوسرے بھائی کے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور نہایت سنجیدگی سے اپنے بھائی کی اصلاح کے درپے رہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے مقصد کو جلد تر پانے میں کامیاب نہ ہوں۔

پس میں خدام احمدیت سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں اور نہ صرف وہ اپنے نفسوں کی اصلاح کے درپے ہوں گے۔ بلکہ اپنے بھائی کی اصلاح کرنے کی ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں گے۔ اور جب بھی ان کا کوئی بھائی غلطی کر رہا ہوگا۔ وہ اسے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں گے۔ میں ذمہ وار عہدیداروں سے بھی امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو کما حقہٗ ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ دیگر خدام سے ان کی ذمہ واری زیادہ ہے۔ لیکن فی الحال انہوں نے بھی تربیت خدام کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ان کے سپرد ایک خدمت کی ہے۔ وہ اس خدمت کو ابتلا کا موجب نہ بنائیں۔ بلکہ اپنا فرض ادا کر کے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں۔

(مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا ایک اہم پیغام
ہندو مسلمان لیڈروں کی خدمت میں پہنچا دیا گیا

دہلی (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام وزارتی مشن اور ہندوستانیوں کا فرض اکثر سیاسی لیڈروں تک پہنچا دیا گیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ گاندھی جی مسٹر جناح کو خصوصیت سے دیا گیا۔ ۸ اپریل کو اینگلو عربک کالج میں اس موقع پر جبکہ مسلم لیگ کنونشن کا اجلاس ہو رہا تھا تقسیم کیا گیا۔ اکثر احباب نے پڑھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ اگرچہ بعض اپنے تعصب کے اظہار کرنے سے بھی نہ رک سکے۔ ۹ اپریل کو صبح کے وقت تمام مسلم لیگی ایم۔ ایل۔ اے احباب کو جو کہ لودھی روڈ دہلی میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ یہ پیغام تقسیم کیا گیا۔ اس وقت کوئی ایسا ایم۔ ایل۔ اے نہیں تھا۔ جس کے ہاتھ میں اس پیغام کی کاپی نہیں تھی۔

قادیان سے جو ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے پہنچے تھے۔ وہ قلیل ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ دہلی نے بھی دو ہزار مزید چھپوائے۔ اور وہ بھی تقسیم ہو چکے ہیں۔

۱۰ اپریل۔ رات کو مسلم لیگ کا اردو پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں ۸۰ ہزار کے قریب حاضری تھی۔ بعض دوستوں کا کہنا ہے۔ کہ ایسا عظیم الشان مسلم اجتماع قبل ازیں نہیں دیکھا گیا۔ اس جلسہ میں بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام تقسیم کیا گیا۔ کئی علم دوست اصحاب نے اس ٹریکٹ کو پڑھ کر ہم سے اور منگوائے۔ اور اپنے دوستوں میں تقسیم کئے۔ بہرحال علمی طبقے تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام پہنچا دیا گیا ہے۔

ارادہ ہے کہ ہندی میں بھی اس کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ خدام الاحمدیہ دہلی کے نوجوانوں نے اس میں خاص طور پر حصہ لیا اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق بخشے۔ (خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ از دہلی)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے احباب

توسیع کالج میں ۹ اپریل تک وعدہ کرنے والے احباب

جماعتوں کے نام حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کر دیئے گئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے توسیع کالج کے لئے دو لاکھ روپے جماعت احمدیہ کو جمع کرنے کے ارشاد کی تعمیل میں جن احباب کے وعدے براہ راست یا حضور کی وساطت سے دفتر ہذا میں ۹ تک موصول ہو چکے ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ یہ فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دی گئی ہے۔ جن جماعتوں اور احباب نے ابھی تک اس مد میں وعدے نہیں بھجوائے وہ مہربانی کر کے اپنے اور احباب جماعت کے وعدے بہت جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	رقم وعدہ	نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	رقم وعدہ
۱	حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ	۱۰,۰۰۰/-	۲۲	لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک قادیان	۸۰۹/۴/-
۲	محمد اسحٰق صاحب لائبریری قادیان	۵/-	۲۳	" " مسجد اقصیٰ "	۲۴۹/۸/-
۳	کرامت اللہ صاحب پشاور	۵۰/-	۲۴	" " مسجد فضل "	۳۰۷/۱۰/-
۴	سیٹھ محمد صدیق، محمد یوسف صاحبان کلکتہ	۱۰,۰۰۰/-	۲۵	" " ناصر آباد "	۲۷/۴/-
۵	جماعت احمدیہ کراچی	۱,۲۷۷/-	۲۶	" " محلہ دارالانوار "	۳۷۳/-/-
۶	بابو عزیز دین صاحب ناگپور	۵/-	۲۷	" " دارالعلوم "	۶۳۱/۸/-
۷	محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری نئی دہلی	۵۰/-	۲۸	" " دارالفتوح "	۱۲۶/۱۴/-
۸	حاجی ممتاز علی صاحب نور ہسپتال قادیان	۵/-	۲۹	" " دارالسعۃ "	۴۴/۹/۳
۹	غلام محمد صاحب اختر فیروزپور چھاؤنی	۴۰۰/-	۳۰	" " دارالشکر قادیان	۱۰۴/۸/-
۱۰	صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب قادیان	۱۱۰/-	۳۱	" " دارالفضل حلقہ ۱ "	۵۷۶/۴/-
۱۱	شیخ محمد اکرام صاحب تاجر قادیان	۱۰۰/-	۳۲	" " حلقہ ۲ "	۱۳۷/۸/-
۱۲	نور محمد صاحب متعلم دیہاتی کلاس	۲۸/۱۲/-	۳۳	" " حلقہ ۳ "	۳۷۴/۸/-
۱۳	چوہدری فیض احمد صاحب نمبردار چک ۲۳ ضلع منٹگمری	۱۰۰/-	۳۴	" دارالرحمت حلقہ ۱ "	۳۸۳/۸/-
۱۴	سید داؤد احمد صاحب ولد حضرت سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ	۵۰/-	۳۵	" " حلقہ ۲ "	۵۰۴/۱۴/-
۱۵	جامعہ نصرت قادیان	۲۰۸/-	۳۶	" " حلقہ ۳ "	۲۸۰/۱/-
۱۶	جماعت ڈیرہ غازی خان	۱۰۲/-	۳۷	" دارالبرکات حلقہ ۱ "	۹۵/-
۱۷	میاں عبدالرحیم احمد صاحب ناصر آباد سندھ	۱۰۰/-	۳۸	" " حلقہ ۲ "	۵۱/۸
۱۸	خاندان نبوت (مستورات)	۴۶۲/-	۳۹	" " حلقہ ۳ "	۱۳۶/-
۱۹	محمد عمر خانصاحب مانسہرہ	۳۰	۴۰	" احمد آباد	۱۶/۷
۲۰	شیخ امام الدین صاحب کمبر بٹالوی	۱۱۰۰/-	۴۱	" قادر آباد	۷/۹
۲۱	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن	۵۰۰۰	۴۲	" کھارہ	۱۷/۸
			۴۳	" بھینی	۲۶/۷
			۴۴	" امرتسر حلقہ ۲	۳۳/-
			۴۵	" ننگل باغباناں	۶۳/-
			۴۶	" ہمزہ	۵۵/-
			۴۷	" محلہ دارالرحمت حلقہ ۴ قادیان	۴۰/-
			۴۸	آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نئی دہلی	۲,۰۰۰/-
			۴۹	بنات و لیسر حضرت سید محمد اسحٰق صاحب	۱۰۰/-

جماعتہائے احمدیہ کے عہدہ داران توجہ فرمائیں

الفضل کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ "تیاری فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی"، کے عنوان کے ماتحت ایک نوٹ شائع کیا جا رہا ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس نوٹ کو اچھی طرح سے نہ صرف خود ملاحظہ فرمائیں۔ بلکہ اسے ہر احمدی تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور ان کی جماعت میں جس قدر ووٹر بن سکتے ہیں۔ ان کی باقاعدہ فہرست تیار کر کے سرکاری افسران سے مل کر اس کے مطابق اندراجات کروائیں نیز اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔ ناظر امور عامہ

ممبران تحقیقاتی کمشن اور بجٹ اخراجات

ممبران تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ جناب راجہ علی محمد صاحب جناب میاں غلام محمد صاحب اختر۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب اور جناب بابو عبدالحمید صاحب بجٹ کے سلسلہ میں ۱۳۔ اپریل کی صبح سے کام کر رہے ہیں۔ آج امیدوار محرران صدر انجمن احمدیہ کا امتحان بھی لیا۔ ممبران کمشن نے ہر محکمہ کے بجٹ میں جدید اخراجات پر ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات سے تبادلہ خیالات کر کے بجٹ ٹھیک کئے۔ اور اجلاس آج شام کے وقت ختم ہوا۔

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم وعدہ	نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	رقم وعدہ
۵۰	مخدوم نذیر احمد صاحب منٹگمری	۱۰۱/-	۷۱	عملہ دفتر محاسب قادیان	۵۳/۸
۵۱	کیپٹن بدرالدین احمد صاحب بورنیو	۳۰۰/-	۷۲	جماعت خانانوالی رسیانوالی ضلع سیالکوٹ	۳۱/-
۵۲	حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان	۱۴۰/-	۷۳	جماعت بہلولپور ریاست بہاولپور	۱۶۰/-
۵۳	محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد لاہور	۴۱۰/-	۷۴	علی اکبر خانصاحب کوٹ نیناں ضلع گورداسپور	۲/-
۵۴	صوفی محمد رفیع صاحب میرپور سندھ	۴۱۱/-	۷۵	جماعت شیخوپورہ	۲۳۸/-
۵۵	چوہدری نادر علی صاحب شیرگڑھ ضلع منٹگمری	۱۰/-	۷۶	لجنہ اماء اللہ محلہ دارالبرکات حلقہ ۱ قادیان	۴۱/-
۵۶	ماسٹر اقبال حسین صاحب کرتارپور ضلع جالندھر	۵۰/-	۷۷	جماعت نندپور ضلع لدھیانہ	۸/-
۵۷	امۃ العزیز صاحبہ درجہ علیمہ جامعہ نصرت قادیان	۵/-	۷۸	جماعت انبالہ شہر	۲۴۷/-
			۷۹	عملہ مکڈپو قادیان	۱۲/-
۵۸	شیخ فیروز الدین صاحب بہاولنگر	۱۴۰/-	۸۰	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی	۱۰۰/-
۵۹	ملک عمر علی صاحب بنگلہ گوکھڑ والہ	۳۰۰/-	۸۱	عبدالغنی صاحب کمبڑیال	۵۰۰/-
۶۰	مولوی ذوالفقار علی خانصاحب	۴۸/-	۸۲	دیہاتی متعلمین کلاس قادیان	۸۶/۱۲
۶۱	جماعت شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ	۵۴/-	۸۳	عملہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب قادیان	۴۰/-
۶۲	محمد سعید صاحب کلیم سیری کوٹ مرد	۱۰/-	۸۴	مہتاب الدین صاحب بھوانہ ضلع جھنگ	۲۰۰/-
۶۳	جماعت کوہ مری	۱۷/-	۸۵	محمد عمر، محمد بشیر صاحبان کلکتہ	۵۰۰/-
۶۴	عبدالکریم صاحب کھلوال ضلع جالندھر	۲۶/-	۸۶	ناصر محمد صاحب سیال علی گڑھ	۵۰/-
۶۵	جماعت محلہ ناصر آباد قادیان	۱۳۴/-	۸۷	جماعت ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۳۵/۱۲
۶۶	عملہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان	۲۳/۸	۸۸	لجنہ اماء اللہ محلہ دارالبرکات حلقہ ۲ قادیان	۱۰۳/-
۶۷	جماعت رحیم آباد ضلع گورداسپور	۹۴/۴	۸۹	جماعت محلہ دارالعلوم قادیان	۱۲۵۷/۸/-
۶۸	ایس۔ ایم حسن صاحب مدراس	۱,۱۰۰	۹۰	سردار عبدالحمید صاحب دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان	۳۹/۴/-
۶۹	کیپٹن عبدالحمید صاحب کلیان بمبئی	۵۵۰/-	۹۱	ایس۔ ایس احمد صاحب کولمبو	۵۵/-
۷۰	عملہ مکینکل انڈسٹریز قادیان	۸۲/-	۹۲	عملہ جامعہ احمدیہ قادیان	۶۱/۲
			۹۳	جماعت نارووال ضلع سیالکوٹ	۱۰/-

میزان کل وعدہ جات ۲۶۴۶۵/۶/۳

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام تبلیغ احمدیت

(۱)

جماعت احمدیہ کلکتہ

سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں میں متعدد بار نوکھالی مسلم میس میں سرکاری افسروں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ کرنے کے لئے گیا۔ بسا اوقات دیگر معززین جماعت بھی میرے ہمراہ ہوتے

اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے دو جلسوں میں شرکت کی۔ اور ڈنڈم میں ایک تیسرا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں میں نے اسلام اور کمیونزم کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد ہم چند افرادِ جماعت تبلیغی وفد کی صورت میں بیرک پور گئے۔ اور ایک مسلم لائبریری میں کئی گھنٹے تک مسلمانوں کو تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں رشتہ داروں میں تبلیغ کرنے کی سکیم پر بھی عمل کیا گیا۔ میں قریب ہی ایک گاؤں میں اپنے ایک عزیز کے ہاں گیا۔ اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

اس عرصہ میں احمدیہ دار التبلیغ میں دو جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں مولوی ضیاء الحق صاحب۔ وحید الزمان صاحب شمس الرحمٰن صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

ایک تبلیغی وفد ملحقہ دیہات میں گیا۔ جہاں ہندوؤں اور مسلمانوں میں کئی گھنٹے تبلیغ کی۔ مولوی ہارون الرشید صاحب بیرک پور کے ایک گاؤں میں گئے۔ جہاں تبلیغ احمدیت کی۔ تبلیغی خطوط بھی لکھے جاتے رہے۔

۲۳ر فروری کو خدام الاحمدیہ نے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی۔ ممبران انصار اللہ نے بھی شرکت اسمیں فرمائی۔ چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے خدام الاحمدیہ کی طرف سے اور خاکسار نے انصار اللہ کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔ اور یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ ۱۱ تا ۱۳ر مارچ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ایام زیر رپورٹ میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب سے تین گھنٹے تک وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تبادلہ خیالات کیا۔ چار تبلیغی لیکچر دئیے۔ دس مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۲۹ معززین سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی۔ چار احمدیوں نے تبلیغ کے لئے ایک ایک دن وقف کرکے تبلیغ کی۔ سندھی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کرکے تقسیم کیا گیا۔ اس عرصہ میں پانچ اشخاص بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ طبائع احمدیت پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہیں۔ اور ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت دے۔

کانپور

مولوی محمد منور صاحب ۱۷ تا ۲۳ر مارچ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ دس آدمیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتا رہا۔ پانچ خدام کو تبلیغی نوٹ لکھوائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ برائے تعلیم الاسلام کالج دوستوں کو سنائی۔ اور احباب سے چندہ کے وعدے لئے۔ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں تقریر کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے دوستوں کو تلقین کی۔

جالندھر

محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ لکھتے ہیں بعض زیر تبلیغ احباب کی خواہش پر کہ کوئی مبلغ قادیان سے منگوایا جائے۔ نظارت کو لکھا گیا۔ جس نے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کو بھیجا۔ مولوی روشن دین صاحب بھی مکیریاں سے آگئے۔ ۲۵ اور ۲۶ مارچ کو غیر احمدی عالم سے بہت سے معززین کی موجودگی میں تبادلہ خیالات ہوا۔ جس کے نتیجہ میں چار افراد بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر الفضل)

نتیجہ امتحان امیدوار محرران

۱۴ اپریل کو ممبران تحقیقاتی کمشن نے مسجد اقصےٰ میں امیدوار محرران صدر انجمن احمدیہ کا امتحان لیا۔ جس میں مندرجہ ذیل امیدوار پاس ہوئے۔

(۱) محمد اقبال صاحب میٹرک
(۲) سلطان احمد صاحب قریشی قادیان میٹرک
(۳) محمود احمد صاحب ولد حکیم محمد چراغ صاحب میٹرک
(۴) غلام احمد صاحب بٹ آف وزیر آباد میٹرک۔
(۵) مرزا عنایت اللہ صاحب قادیان میٹرک
(۶) سردار محمد صاحب آف وچھوال میٹرک
(۷) بشیر احمد صاحب کلرک بیت المال میٹرک
(۸) مسعود احمد صاحب نان میٹرک
(۹) نذیر احمد صاحب سیالکوٹی نان میٹرک
(۱۰) عبدالسلام صاحب اسلم قادیان نان میٹرک
(۱۱) محمد یعقوب صاحب قادیان نان میٹرک
(۱۲) نواب الدین صاحب احمد مولوی فاضل
(۱۳) محمد صادق صاحب
(۱۴) محمود احمد صاحب ولد میاں اللہ دتا صاحب مڈل
(۱۵) عبدالحق صاحب کارکن تعلیم و تربیت مڈل
(۱۶) منظور احمد صاحب کارکن نشر و اشاعت پرائمری۔

(عبدالحمید سکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

تصحیح

الفضل ۲۶-۳-۴۶ ۵۵ میں عبدالحمید صاحب سعید کی وصیت کا نمبر ۹۲۸۱ کی بجائے ۹۲۸۵ شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔
سکرٹری بہشتی مقبرہ

تاکہ دوسرے بھی زندہ رہ سکیں

"اب میں ان چیزوں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جن سے ہم آپ سب اس غذائی بحران کو دور کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ انتظامی حیثیت سے خاص ضروریات حسب ذیل ہیں:۔ راشن بندی کی زیادہ سے زیادہ توسیع کی جائے۔ سارے ہندوستان کا فاضل اناج حاصل کیا جائے۔ اور پھر اس فاضل اناج کو قحط زدہ علاقوں میں مناسب طریق پر تقسیم کیا جائے۔ اس وقت سب سے بڑا خطرہ ہیں وہ لالچی اور حریص لوگ جو ذخیرہ اندوزی کے ذریعہ سے اپنے حصہ سے زیادہ کا اناج حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ رشوت ستانی اور چور بازار۔ وہ کمزور دل انسان جو افواہیں پھیلا کر عوام کا اعتماد کم کریں یا ان میں انتشار پیدا کر کے چور بازار کے تاجروں کو موقع دیں۔ وہ کاہل اور کام چور لوگ جن کے پاس اپنی ضروریات کا سامان موجود ہے۔ اور وہ دوسروں کی مدد کیلئے کچھ نہیں کرنا چاہتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ہم میں سے ہر ایک ہندوستانی مدد کیلئے کیا کر سکتا ہے

"مجھے امید ہے کہ ہر کسان اور زمیندار اپنی اناج کی ضروریات کو کم کریگا اور اپنی کم سے کم ضروریات کا اناج اپنے پاس رکھ لینے کے بعد تمام فاضل اناج یا تو بازار کو بھیجیگا اور یا پھر حکومت کو دے دیگا

"مجھے امید ہے کہ جو لوگ زیادہ اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ جہاں بھی ممکن ہوگا ضرور زیادہ اناج پیدا کریں گے۔ ترکاریاں آلو۔ شکر قند ہر چیز بہت گراں قدر ہوگی۔

"میں مالداروں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں کریں یا پر تکلف دعوتیں کم کر دیں۔ روٹی۔ آٹا۔ کیک۔ بسکٹ یا چاول کا استعمال کم سے کم کر دیں۔ اس وقت ذرا سی چیز بھی مدد کریگی۔ قحط زدہ علاقوں کے لوگ۔ اور شہروں کا غریب طبقہ صرف راشن کے اناج پر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ مگر مالدار لوگ اس کی جگہ دوسری اشیائے خوردنی مثلاً گوشت۔ مچھلی۔ ترکاریاں اور پھل وغیرہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

"ہم سب کو مل کر اس بحران کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو برابر سے قربانیاں دینا چاہئیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو مجھے یقین ہے کہ ہم بلا کسی تباہی کے ۱۹۴۶ء کو جھیل جائیں گے"

نئی دہلی سے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر بروز شنبہ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء کا اقتباس

غذائی بحران
کو
شکست دیجئے

ہر کوشش کیجئے - ہر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

اعلان نکاح

مورخہ دس اپریل ۱۹۴۶ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ڈاکٹر عبداللطیف احمد ولد شیخ منظور علی صاحب آف سنگرور کا نکاح شگفتہ اختر بنت ڈاکٹر فیروز الدین احمد آف عدن سے مبلغ پانچہزار روپے مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔ خاکسار ڈاکٹر فیروز الدین احمد حال مقیم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۵ اپریل۔ ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے سیکرٹری نے برطانیہ کے وزارتی وفد کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور ایک ریزولیوشن میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ بہت جلد ہندوستان کو آزاد کیا جائے۔ اور فوری طور پر ایک ایگزیکٹو کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جو مستقل حکومت کے قائم ہونے تک کام چلائے۔ ریزولیوشن میں تقسیم ہند کی مخالفت کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ ملک کو متحد ہی رہنا چاہیئے۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ کل رات نواب زادہ لیاقت علی نے وزارتی وفد سے اپنے طور پر ملاقات کی۔ موضوع گفتگو "پاکستان کی پوزیشن" رہا۔ مسلم صوبوں کے نمائندوں نے کنونشن میں جس حلف نامے پر دستخط کئے تھے۔ اس کے متعلق بھی گفت و شنید ہوئی۔

الہ آباد ۱۵ اپریل۔ گاندھی جی نے "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ اب اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ کہ ہندوستان کو آزادی مل کر رہیگی۔

الہ آباد ۱۵ اپریل۔ کل الہ آباد میں سٹیشن ماسٹروں اور ماتحت کارکنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں انہوں نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت کو نوٹس دیا۔ کہ اگر ہماری بات تسلیم نہ کی گئی۔ تو ہم ہڑتال کر دینگے۔ ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ ہڑتال کب کی جائے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ہماری اجرتوں میں اضافہ کیا جائے۔

چنکنگ ۱۵ اپریل۔ کل صبح چنچن سے روسی فوجیں ہٹانے کا کام پورا ہو جائے گا۔ روسی فوجیں باقاعدگی سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

مانچسٹر ۱۵ اپریل۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا۔ "میری رائے میں برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کو جو پیشکش کی جائیگی وہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین دوستی کی اساس پر ہوگی۔ اس پیشکش کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانی سرحدیں کچھ عرصہ تک اتنی تبدیلی

اور ذمہ واری اتنی اہم ہو جائے گی۔ کہ اس طرح برطانوی فوجوں کی ذمہ واری بہت حد تک کم کر دی جائے گی۔

لاہور ۱۶ اپریل۔ ریلوے ملازمین کی دو گھنٹہ کی ہڑتال کے سلسلے میں جو دو ہڑتالی گرفتار کئے گئے تھے انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ حکومت ہند کے فوڈ سیکرٹری مسٹر رابرٹ ہچنگز کل سنگاپور روانہ ہو جائیں گے۔ آپ وہاں جنوب مشرقی ایشیا کی غذائی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس میں سیام کے فالتو چاول کی تقسیم کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ ہندوستان کے لئے یہ کانفرنس بے حد اہم ہے۔ کیونکہ سیام میں بہت سا چاول فالتو ہے۔

نیویارک ۱۵ اپریل۔ آج نیویارک میں اتحادی اقوام کی سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ان معاملات پر بحث کی جا رہی ہے جو لنڈن کی کونسل میں فیصل نہ ہو سکے تھے۔ ایران اور روس کا معاملہ بھی اس میں پیش ہو رہا ہے۔ برطانوی حکومت نے اپنے نمائندگان کو آج ضروری ہدایات بھیج دی ہیں۔ ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت نے بھی [illegible]

چودہری نذیر احمد صاحب سابق تحصیلدار بٹالہ کا تعطل

معلوم ہوا ہے۔ کہ چودہری نذیر احمد صاحب سابق تحصیلدار بٹالہ آج کل معطل ہیں ان کے خلاف سنا گیا ہے۔ کہ محکمانہ بدعنوانیوں کے بعض سنگین الزامات ہیں۔ تحصیلداری کا چارج ان سے شیخ اعجاز احمد صاحب نے لے لیا ہے۔

چودہری نذیر احمد صاحب وہی صاحب ہیں جن کے متعلق گزشتہ انتخابات کے دوران میں مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کے کارکنوں کو از حد شکایت تھی۔ کہ وہ اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر میاں بدر محی الدین صاحب کی ناجائز حمایت کر رہے ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں سنا گیا تھا۔ کہ ایک موقع پر مسلم لیگ کے کارکنوں نے تنگ آ کر ان تحصیلدار صاحب کو زدوکوب بھی کیا تھا۔

ایک نہایت اہم تقریب

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح

مجلس مشاورت کے نمائندگان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۹ اپریل بروز جمعہ ۵ بجے شام ڈاکٹر سر شانتی سروپ بھٹناگر او بی ای۔ ڈی ایس سی۔ ایف آر ایس۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق تمام نمائندگان مجلس مشاورت کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس تقریب کا انتظام مسجد نور کے شمالی جانب گراونڈ میں ہوگا۔ متعلقہ احباب اپنے اپنے دعوتی کارڈ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر سے لے سکتے ہیں۔ نیز عرض ہے کہ اس ادارہ کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان)

تصحیح

کل کے "الفضل" میں صفحہ ۲ پر "سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان" کے زیر عنوان نوٹ کی دسویں سطر میں بجائے "حلیف" کے "خلاف" لکھا گیا ہے۔ اصل عبارت یوں ہے "ان ملکوں میں جانے کا پاسپورٹ ملنا چاہیئے تھا۔ جو گزشتہ جنگ میں انگریزوں کے حلیف تھے"۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ کل آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک میمورنڈم تیار کیا گیا۔ اور اس میں ہندوستان کی قومی آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس میں کہا گیا کہ یہ اصول کہ ہندوستان متحد رہے بالکل بے بنیاد مسئلہ ہے

کلکتہ ۱۵ اپریل۔ ہندوستان کے تین لاکھ گورکھوں نے وزارتی وفد سے اپیل کی ہے کہ ہمارے لیڈروں کو ملاقات کے لئے وقت دیا جائے۔ ایک گورکھا لیڈر نے نامہ نگاروں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اکھنڈ ہندوستان کے حامی ہیں

دہلی ۱۵ اپریل۔ نواب صاحب بھوپال دہلی سے واپس بھوپال پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ کل رات جرنلسٹوں نے والیان ریاست کے مشیر سر سلطان احمد کو ایک پارٹی دی۔ سر سلطان احمد نے جرنلسٹوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ مجھے امید ہے کہ وزارتی وفد اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ مختلف پارٹیاں آپس میں صلح کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور وزارتی وفد بھی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن خدانخواستہ کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو ہندوستان پر ایسا سخت دور آئے گا جس کی مثال تاریخ میں نہ مل سکے گی۔

چنکنگ ۱۵ اپریل۔ مکڈن کے پاس کہیں کہیں کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کے سپاہیوں کا آپس میں تصادم ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ حکومت امریکہ کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ میں جس سمجھوتہ کے کرانے کے لئے کوشاں تھی وہ ناکام رہی ہے۔ امریکی سفیر جنرل مارشل واشنگٹن سے واپس آ گئے ہیں۔